فضائلِ ذوالحجۃ

رمضان المبارک کے بعد ذوالحجہ کا مہینہ اسلامی کیلنڈر میں نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ جس طرح رمضان المبارک میں مسلمانوں پر روزے فرض کیے گئے ہیں اسی طرح ماہِ ذوالحجہ میں صاحبِ حیثیت پر حج فرض کیا گیا ہے۔ جیسے رمضان کا مہینہ نیکیوں کا موسمِ بہار ہے' اسی طرح ذوالحجہ کا پہلا عشرہ بھی عام دنوں کے مقابلے میں نیکیوں کے اجروثواب کے اعتبار سے بہت اہم ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "کوئی دن ایسا نہیں جس میں نیک عمل اللہ تعالیٰ کو اِن دس دنوں کے عمل سے زیادہ پسند ہو۔" (بخاری)

عشرہ ذوالحجہ میں جن اعمال کی فضیلت احادیث میں آئی ہیں وہ درج ذیل ہیں۔ ان کا اہتمام کرنا خاص اجر حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

ذکرِ الٰہی:

اس عشرے میں دیگر ذکر کے علاوہ خصوصی طور پر مندرجہ ذیل تکبیرات کو پڑھنے کا اہتمام کرنا مسنون ہے۔

- اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
- اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ
- اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا

روزہ :

9 ذوالحجہ کو روزہ رکھنا باعثِ ثواب ہے آپ ﷺ نے اس روزے کے بارے میں فرمایا: "يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ الْبَاقِيَةَ" (مسلم)
"(یہ روزہ) گزشتہ سال اور آئندہ سال کے (صغیرہ) گناہوں کا کفارہ ہے۔"

قربانی :

عشرہ کی آخری لیکن اہم ترین عبادت جو خصوصیت سے اللہ تعالیٰ کو پسند ہے' وہ قربانی ہے۔ جس کو نبی کریم ﷺ نے خوش دلی سے ادا کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔

اہمیتِ قربانی

اس سنت کا تذکرہ قرآنِ حکیم نے اس خوبصورت انداز میں کیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

"اور ابراہیمؑ نے کہا میں اپنے رب کی طرف جارہا ہوں وہ میری رہنمائی فرمائے گا۔ اے میرے رب تو مجھے نیک اولاد عطا فرما۔ ہم نے اسے بردبار لڑکے کی بشارت دی۔ پس جب وہ (اسماعیلؑ) ان کے ساتھ دوڑ دھوپ کرنے کی عمر کو پہنچے تو ابراہیمؑ نے ان سے کہا: پیارے بیٹے! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تمھیں ذبح کر رہا ہوں۔ اب تم بتاؤ تمہاری کیا رائے ہے؟ اُنہوں نے کہا کہ ابا جان! آپ کو جو حکم دیا گیا ہے اسے پورا کر ڈالئے۔ ان شاء اللہ آپ مجھے ثابت قدم پائیں گے۔ تو جب اُن دونوں نے سرِ تسلیم خم کر دیا اور ابراہیمؑ نے بیٹے کو پیشانی کے بل (زمین پر) لٹا دیا، تو ہم نے ندا دی کہ اے ابراہیمؑ! تم نے خواب سچ کر دکھایا، ہم احسان کی روش پر چلنے والوں کو اسی طرح جزا دیتے ہیں، یقیناً یہ ایک کھلی آزمائش تھی، اور ہم نے ایک عظیم قربانی فدیے میں دے کر ان کو (اسماعیلؑ) کو چھڑا لیا۔ اور ہم نے بعد میں آنے والے لوگوں میں ابراہیمؑ کی یہ سنت رکھ دی۔ سلام ہے ابراہیمؑ پر۔ ہم اپنے محسنین کو ایسی ہی جزا دیتے ہیں، بلاشبہ وہ ہمارے مؤمن بندوں میں سے تھے۔"

(الصّٰفّٰت: 99-108)

یہ ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کردار میں تسلیم ورضا کا وہ بے مثال نمونہ جو اللہ کی بارگاہ میں اس درجہ مقبول ہوا کہ رہتی دنیا تک اللہ نے اس کو جاری کر دیا۔

فضیلتِ قربانی

نبی اکرم ﷺ نے قربانی کی فضیلت اور بے بہا اجر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا :

"ذی الحجہ کی دسویں تاریخ یعنی عید الاضحیٰ کے دن فرزند آدم کا کوئی عمل اللہ کو قربانی سے زیادہ محبوب نہیں، اور قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں اور بالوں اور کھروں کے ساتھ (زندہ ہو کر) آئے گا، اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی رضا اور مقبولیت کے مقام پر پہنچ جاتا ہے، پس اے اللہ کے بندو! دل کی پوری خوشی سے قربانیاں کیا کرو"۔ صحابہؓ نے سوال کیا کہ ان قربانیوں کا کیا مقصد ہے؟ آپؐ نے فرمایا: "تمہارے والد ابراہیمؑ کی سنت ہے" پھر پوچھا "اس سے ہمیں کیا ملے گا؟" فرمایا "ہر بال کے بدلے ایک نیکی" تو پوچھا گیا کہ اون کے بدلے بھی؟ فرمایا "بھیڑ کی اون کے ہر بال کے بدلے بھی ایک نیکی ملے گی۔" (ترمذی، ابن ماجہ)

حکمتِ قربانی

"قربانی" کی اصل روح اور مقصد واقعۂ ابراہیمؑ کو تازہ کرنے اور ان کے جذبات کو دل و دماغ پر حاوی کرنے کا نام ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے خواب کے بعد تمام عقلی دلیلوں کو ایک طرف رکھ دیا اور کمالِ عبودیت کے ساتھ اپنی عزیز ترین چیز کو بھی اللہ کے راستے میں پیش کر دیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے ایسی ہی مکمل اطاعت اور وفاداری چاہتے ہیں کہ جب اللہ کا حکم آجائے تو کسی چوں چرا کی گنجائش باقی نہ رہے۔ دنیا کے مسلمان اس سنت کی یاد میں اپنے ربّ سے عہد کرتے ہیں کہ اے ربّ العالمین! ہم آپ ہی کے اطاعت گزار بندے ہیں۔ ہمارا سب کچھ آپ ہی کا ہے۔ آپ کا اشارہ ہوگا تو ہم دین کی خاطر اپنی گردنیں کٹانے اور خون بہانے سے بھی دریغ نہ کریں گے۔

میری زندگی کا مقصد ترے دیں کی سرفرازی
میں اسی لئے مسلماں' میں اسی لئے نمازی

اگر یہ جذبات اور ارادے نہ ہوں' اللہ کی راہ میں قربان ہونے کی آرزو اور خواہش نہ ہو' اللہ کی کامل اطاعت اور سب کچھ اس کے حوالے کر دینے کا عزم اور حوصلہ نہ ہو' تو محض جانوروں کا خون بہانا' گوشت کھانا اور تقسیم کرنا قربانی نہیں بلکہ **"گوشت کھانے کی ایک تقریب"** ہے جو ہر سال منعقد کر لی جاتی ہے اور لوگ خوش ہو جاتے ہیں کہ ہم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت کو تازہ کر دیا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کو نہ جانوروں کے خون کی ضرورت ہے نہ گوشت کی، اللہ کو بندوں سے تقویٰ و جانثاری کے وہ جذبات مطلوب ہیں جو اس قربانی کے نتیجے میں دل میں پیدا ہوتے ہیں :

﴿لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ﴾

"اللہ تعالیٰ کو نہ ان جانوروں کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ خون، اسے صرف تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔" (الحج: 37)

﴿إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ﴾

”اللہ صرف متقیوں کا عمل ہی قبول فرماتا ہے“ (المائدہ: 27)

یاد رکھئے !

جن برگزیدہ بندوں کی سنت کو آپ تازہ کر رہے ہیں' انہیں دیکھیں کہ وہ کس طرح زندگی کے ہر معاملے میں مسلم حنیف تھے۔ اللہ سے اسلام اور بندگی کا عہد کرنے والے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پوری زندگی اسلام کی کیا تصویر پیش کرتی ہے۔ ان کی زندگی کو آپ بار بار پڑھیں اور اس مہینے کے ان ایام میں خصوصی اہتمام کے ساتھ پڑھیں اور اپنے دل و دماغ اور شخصیت اور معاشرے پر ان جذبات اور کیفیات کو طاری کرنے کی کوشش کریں جو اس پاکیزہ زندگی میں آپ کو نظر آئیں۔ ورنہ قربانی کا حاصل اس کے سوا کچھ نہیں کہ عام دنوں کے مقابلے میں کچھ زیادہ گوشت کھانے اور کھلانے کے لئے آپ ایک ”جشن“ منا رہے ہیں!!!

مسائل قربانی

- ہر صاحب حیثیت پر واجب ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جسے قربانی کرنے کی وسعت اور طاقت ہو اور قربانی نہ کرے' وہ مسلمانوں کی عیدگاہ میں حاضر نہ ہو“ (مسند احمد، ابن ماجہ)
- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے ذوالحجہ کا چاند دیکھ لیا اور وہ قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو (قربانی کرنے تک) اسے بال اور ناخن نہیں تراشنا چاہئے (مسلم)۔ یہ حکم ان کے لئے بھی ہے جو قربانی نہ کرسکتے ہوں۔ (ترمذی)
- قربانی فربہ، صحت مند اور عیب سے پاک جانور کی پیش کرنی چاہیئے۔ (ابن ماجہ)
- بکری' دنبہ' بھیڑ ایک سال کی' گائے دو سال کی اور اونٹ پانچ سال کا ہونا چاہیئے۔
- گائے' بھینس اور اونٹ کی قربانی سات افراد کی طرف سے ادا کی جاسکتی ہے (مسلم)۔
- ضروری ہے کہ جانور عید کی نماز کی ادائیگی کے بعد ذبح کیا جائے (متفق علیہ) اگر نماز عید سے پہلے جانور ذبح کرلیا تو دوبارہ قربانی کرنی ہوگی۔
- قربانی کی رقم کے بقدر پیسے کسی دوسرے مصرف میں دینے سے قربانی نہ ہوگی۔ خواہ وہ پیسہ کسی نیک، رفاہی یا صدقہ وخیرات کے کاموں میں دیا جائے۔ اس لئے کہ حدیث میں جانور کے خون بہانے پر اجر و ثواب کا ذکر ہے۔ (ابن ماجہ)
- جانور کو تیز چھری سے اور اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا چاہیئے۔
- عید الاضحٰی کے روز قربانی کے گوشت سے پہلے کچھ نہ کھانا پینا مسنون عمل ہے۔ (ترمذی)
- عیدگاہ جاتے اور آتے وقت بآواز بلند تکبیروں کا اہتمام کیا جائے۔
- مستحب ہے کہ گوشت کے تین حصے کیے جائیں۔ ایک فقراء کے لئے' ایک رشتہ داروں اور احباب کے لئے اور ایک اپنے لئے۔
- 10 تا 13 ذی الحجہ (ایام تشریق) میں روزے رکھنا منع ہے کیوں کہ یہ کھانے پینے اور اللہ کی یاد کے دن ہیں۔ (مسلم)

قربانی کی مسنون دعا

إِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْأَرْضَ عَلٰى مِلَّةِ إِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ إِنَّ صَلَاتِيْ وَ نُسُكِيْ وَ مَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ بِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَ أَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ

(ابوداؤد، ترمذی)

”میں نے سب سے یکسو ہوکر اپنے آپ کو اُسی ذات کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ کہہ دو کہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لئے ہے جو تمام جہان والوں کا رب ہے۔ اے اللہ (یہ قربانی) تیری ہی طرف سے ہے اور تیرے ہی لئے ہے۔ اللہ کے نام سے اور اللہ سب سے بڑا ہے۔“

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ (الکوثر: 2)

”پس اپنے رب کے لئے نماز ادا کرو اور قربانی پیش کرو“
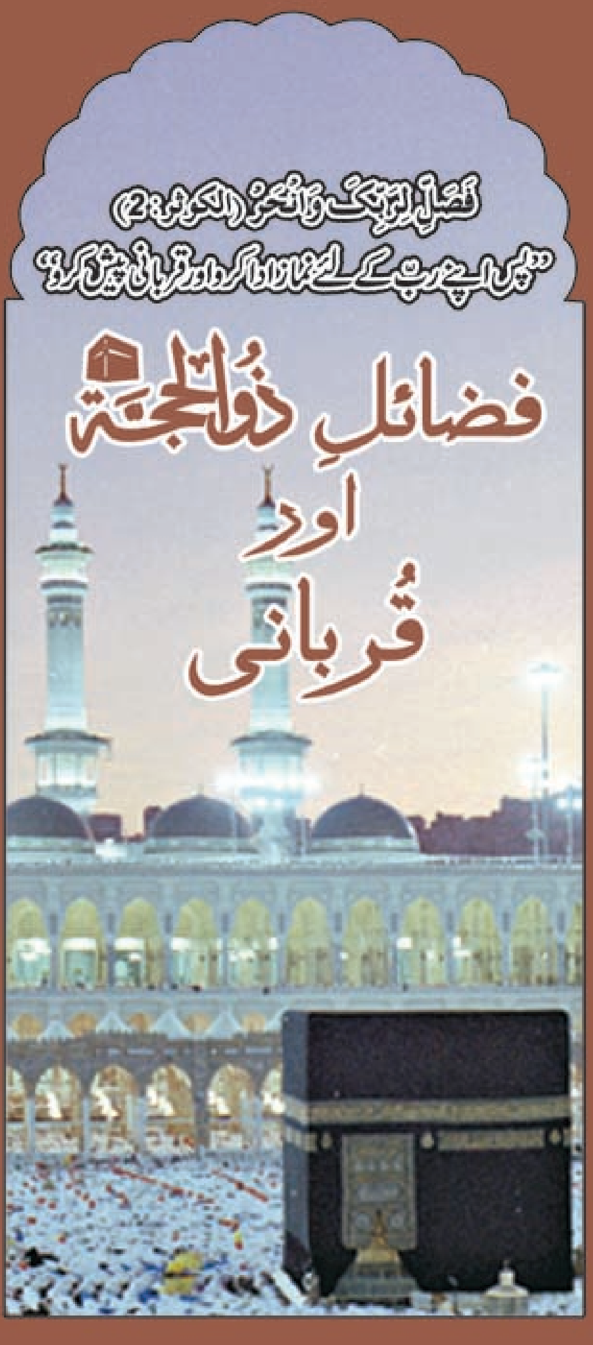
فضائلِ ذوالحجۃ اور قُربانی